بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضلَ بیدِ اللہ یُؤتیہِ مَن یشاءُ — عَسٰی اَن یَبعثکَ ربُّکَ مقاماً محمودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۶

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۴ وفا ۱۳۴۴ ہش ۳ ربیع الاول ۱۳۸۵ ھ ۴ جولائی ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ ر جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ گزشتہ روز کراچی سے ڈاکٹر ذکی حسن صاحب حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے پرسوں رات کو اور کل صبح بھی حضور کا معائنہ کیا اور ہدایات دیں۔ حضور کو رات بھر شدید بے چینی رہی۔ دوائی دینے کے باوجود ساری رات نیند نہیں آئی۔ اِس وقت بھی بے چینی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

— • ربوہ ۳ جولائی۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت درد گردہ کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ قارورہ کے ٹسٹ سے پتہ چلا ہے کہ گردے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ چنانچہ اب دوائی میں تبدیلی کے بعد سے قدرے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے محترمہ سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— • ربوہ ۳ جولائی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد یکم جولائی کو ایک ماہ کے لئے کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ اس دوران میں سابق سندھ کے بعض علاقوں اور کراچی کا بھی دورہ کریں گے۔

— • ربوہ ۳ جولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ حٰمٓ السجدۃ کی آیات ۳۴ تا ۳۷ ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ الآیہ کی لطیف تفسیر بیان کرکے تبلیغ کے قرآنی اصولوں پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔

— • ربوہ ۳ جولائی۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کو پچھلے دنوں سفر کے دوران لو لگ گئی تھی۔ اب دو روز سے شدید کھانسی اور بخار ہے۔ احباب جماعت محترم مولانا صاحب موصوف کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعا کریں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ دیوانہ بنے

کسی ننگ و عار کی سچائی کیلئے پرواہ نہ کرے

"یہی اصل بات ہے جب تک عملی شہادتیں ساتھ نہ ہوں یہ نفس کا دھوکا ہے جو کہتا ہے کہ مانتا ہوں۔ سچا ایمان گناہ کو باقی نہیں رہنے دیتا۔ اور سچا ایمان کیونکر پیدا ہوتا ہے؟ آپ یاد رکھیں جو مریض طبیب کے پاس جاتا ہے تو طبیب اس کی مرض کو تشخیص کرکے ایک علاج اس کا بتا دیتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ بیمار کو متنبہ کر دے۔ علاج کرنا نہ کرنا یہ مریض کا اپنا اختیار ہے وہ یہ بتا دے گا کہ داغ لگانے کی جگہ ہے تو داغ دو یا جونک لگاؤ وغیرہ یعنی جو علاج ہو وہ بتا دے گا۔ اسی طرح پر ہم اصل علاج بتا دیتے ہیں کرنا نہ کرنا ہر شخص کے اپنے اختیار میں ہے۔

پس اصل بات یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ ان آنکھوں سے نظر نہیں آتا اور نہ ان حواس سے ہم ان کو محسوس کر سکتے ہیں کیونکہ اگر وہ ان محسوسات میں سے ہوتا جن کے لئے یہ حواس ہیں تو بے شک وہ نظر آجاتا یا محسوس ہو سکتا۔ مگر ان حواس میں سے کوئی حس اس کے لئے بکار نہیں۔ اس کی شناخت کے خاص وسائل ہیں اور اَور حواس ہیں۔ گو حکیموں، برہمنوں اور فلاسفروں نے بجائے خود ٹکریں ماری ہیں لیکن وہ سب غلطیوں میں مبتلا ہیں اور وہ ایمان جو انسان کی زندگی میں ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتا ہے ان کو نصیب نہیں ہوا۔ جب خود ان کی یہ حالت ہے تو وہ دوسروں کے لئے ہادی اور رہنما کیونکر ہو سکتے ہیں۔ جو خود مشکلات میں مبتلا ہیں اور جن کو خود سکینت اور اطمینان نہ ہو وہ اوروں کے لئے کیا اطمینان کا موجب ہوں گے۔ اس سلسلہ کی راہ کے چراغ دراصل انبیاء علیہم السلام ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ وہ نورِ ایمان حاصل کرے اس کا فرض ہے کہ اس راہ کی تلاش کرے اور اس پر چلے بدوں اس کے ممکن نہیں کہ معرفت اور سچا گیان مل سکے جو گناہ سے بچاتا ہے۔ اور ہر ایک شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ کس شے کا اتباع اس وقت حقیقی ایمان اور گیان پیدا کر دیتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب انسان سچائی پر قدم مارنے لگتا ہے تو اس کو مشکلات اور ابتلاء پیش آتے ہیں۔ برادری اور قوم کا ڈر اسے دھمکاتا ہے لیکن اگر وہ فی الحقیقت سچائی سے پیار کرتا ہے اور اس کی قدر کرتا ہے تو وہ ان ابتلاؤں سے نکل جاتا ہے۔ ورنہ ابتلاء اس کا نفاق ظاہر کر دیتا ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ دیوانہ بنے۔ کسی ننگ و عار کی سچائی کے لئے پرواہ نہ کرے۔ جب تک وہ ان قیود کا پابند ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا۔

از عمل ثابت کن آں نور را کہ در ایمانِ تست ٭ دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں را گزیں

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ جولائی ۶۵ء

[redacted]

ہمارا تربیتی نظام

اجتماعات کے دن قریب آ رہے ہیں چنانچہ انصار اللہ کے اجتماع کی تاریخیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں جو شروع اکتوبر میں آتی ہیں۔ اسی طرح شاید خدام الاحمدیہ کا اجتماع بھی اکتوبر ہی میں ہوگا اور اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی اسی کے ساتھ ہی ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدا تعالیٰ کی راہنمائی میں یہ تینوں تنظیمیں عمر کے لحاظ سے تربیت کے نقطۂ نظر سے مقرر فرمائی ہیں۔ اطفال کی آخری عمر ۱۵ سال خدام کی آخری عمر ۴۰ سال اور اس کے بعد انصار اللہ کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ یہ عمریں انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ پندرہ سال تک بچوں کی تربیت جس انداز سے ہونی چاہیئے وہ خاص حدود رکھتی ہے۔ اس عمر تک بچہ نشوونما پا رہا ہوتا ہے اور تربیت کا انداز ایسا ہونا چاہیئے کہ گویا کھیت میں بیج ڈالا جا رہا ہے۔ یہ تربیت زیادہ مشقت کی نہیں بلکہ مشقی حیثیت رکھتی ہے نیکی اور پاکیزگی کی تعلیم اسی زمانہ میں صحیح طور پر دی جا سکتی ہے تاکہ جب درخت بڑھے تو ان حدود کے مطابق بڑھے جو اخلاقی اور پاک طینتی کے اصولوں پر مبنی ہوں۔ اس زمانہ میں اگرچہ بچے کو محنت اور اطاعت کی عادت ڈالی جاتی ہے مگر عملی جماعتی کاموں میں فعالیت اطفال سے متوقع نہیں ہوتی گو اس کے لئے انہیں تیار کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ انسانی جسم میں اطفال کی مثال جگر سے دی جا سکتی ہے جس طرح خون کو صاف کرنے کا کام سرانجام دیتا ہے اسی طرح اطفال کی تربیت جماعت کی نسلی پاکیزگی کی ذمہ دار ہوتی ہے تاکہ وہ آئندہ خدام اور انصار بن کر جماعت کے دل و دماغ بننے کی صلاحیت پیدا کر سکیں۔

اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ خدام کی مثال انسانی جسم کے اعضاء میں سے دل کے ساتھ دی جا سکتی ہے جس کا کام ہے کہ تازہ خون تمام جسم میں پہنچائے اور فعالیت کا صحیح جوش دکھائے یہی خون ہے جو دست و بازو میں پہنچ کر فعالیت کا ذریعہ بنتا ہے۔ دراصل ۱۵ سے لے کر ۴۰ سال کی عمر تک عملی کام کا زمانہ ہوتا ہے۔ یہ ایسا زمانہ ہے کہ دماغ یعنی بڑوں کی راہنمائی میں خدام جہاد کے عملی محاذ میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے خدام کا کام یہ ہے کہ مرکز نے جو لائحہ عمل ان کے لئے تیار کیا ہے اس کو جماعتی دماغ کی راہنمائی میں عملی جامہ پہنائیں۔ اس لئے اس زمانہ میں سختیاں جھیلنے کی عملی تربیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ خدام کا کام ہے کہ وہ کام کریں ان کا کام جماعت کی عام راہنمائی نہیں ہے۔ یہاں علامہ اقبال مرحوم کے ایک شعر پر غور کرنا بھی ضروری ہے جس کے معنی شاید غلط سمجھے جاتے ہیں۔ شعر ہے ؎

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

مطلب یہ ہے کہ اصول تو یہی ہے کہ دل عقل کے بتائے ہوئے راستہ پر اور اس کی لگائی ہوئی پابندیوں کے ساتھ گامزن ہو۔ البتہ اس کو جب کوئی کام سپرد کر دیا جائے تو جہاں تک عملی حرکت کا تعلق ہے باگ اس کی ذاتی صیانت پر چھوڑ دینی چاہیئے۔ یعنی جہاد میں محاذ تجویز کرنا اس کی اونچ نیچ سمجھانا یہ تو دماغ کا کام ہے اس سے دل کا صرف یہ تعلق ہے کہ وہ اس کے مطابق عمل کرے۔ البتہ چونکہ وہ فعالیت کا منبع ہے جب اس کے لئے محاذ تجویز ہو جائے اور دماغ اس کی راہنمائی کر دے تو عملی دور میں جو مرحلے اس محاذ کے حدود تک آئیں انکو دماغی تجاویز کی روشنی میں موقعہ اور حالات کے لحاظ سے سرانجام دینا اس کا کام ہے۔

جس طرح جگر کو اپنے حدود تک ہی رہنا لازمی ہے تاکہ وہ اپنا کام باحسن طریق سرانجام دے سکے۔ اسی طرح دل کو بھی اپنے حدود تک ہی پاؤں پھیلانے چاہئیں۔ اگر وہ اپنے حدود سے بڑھکر دماغ کا کام بھی خود کرنا چاہے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو کام اس کے سپرد کیا گیا ہے وہ اس میں کوتاہی کا مرتکب ہوگا۔ صاف لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اطفال کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ خدام کا کام کریں اسی طرح خدام کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ انصار اللہ کے کام میں دخل اندازی کریں جو اپنے تجربہ اور تربیت کے لحاظ سے دراصل جماعت کا دماغ ہیں۔

عمر کے تقاضا کے مطابق تربیت کے جو تین دور مقرر کئے گئے ہیں ان میں بنیادی حکمت یہی ہے کہ اپنے اپنے حدود کے اندر رہ کر تربیت حاصل کی جائے تاکہ جب جماعت کو ان کی ضرورت ہو تو وہ اپنی اپنی مقررہ تربیت کے مطابق کارآمد ثابت ہو سکیں۔

جس طرح جگر دل کا اور دل دماغ کا اور دماغ جگر اور دل کا کام کرنے لگیں تو جسمانی نظام میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح اطفال خدام اور انصار اللہ اگر اپنا ماحول چھوڑ کر دوسرے کے ماحول میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو جماعتی تنظیم لازماً درہم برہم ہو جائے گی۔

اجتماعات کے قرب کے پیشِ نظر یہ چند باتیں اس لئے لکھی گئی ہیں کہ یہ تینوں تنظیمیں جو محض تربیتی حیثیت رکھتی ہیں اپنے اپنے حلقہ کے اندر رہ کر اپنے تربیتی پروگرام بنائیں اور ان کے مطابق عمل پیرا ہوں تاکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو تربیتی تقسیم کی ہے وہ صحیح معنوں میں موثر ثابت ہو اور جماعت دنیا میں ایک نمونہ کی جماعت بن جائے اور جس جنگ کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے اس میں کامیاب ہو۔ اس بات کو نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ تینوں تنظیمیں محض تربیتی حیثیت رکھتی ہیں۔ جماعت کا بنیادی کام سلسلہ کی مرکزی باڈی یعنی صدر انجمن احمدیہ کا کام ہے۔ ان تمام تنظیموں کو اپنے اپنے پروگرام اور حلقے کے مطابق ایسی تربیت حاصل کرنی چاہیئے کہ جب سلسلہ کی مرکزی باڈی ان سے کوئی کام لینا چاہے تو وہ اس کام کی سرانجام دہی میں پورے اتریں۔

پھر حقیقت یہ ہے کہ تربیت کا لب لباب اطاعت شعاری ہے۔ ڈسپلن ہی کسی نظام کو قائم رکھتا اور کارآمد بناتا ہے۔ اسلئے اطاعت شعاری کی تربیت کے لئے ہی یہ تربیتی سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس لئے ہر تنظیم کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے حدود اور ضرورت کے مطابق اپنے ارکان کے اندر اطاعت کا جذبہ ابھاریں اور ان کو اختلافی معاملات میں دخل اندازی سے روکیں۔ کیونکہ ایسے مسائل کو حل کرنا قطعاً ان کے پروگرام میں داخل نہیں ہے۔ - - -

- - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - ایسے مسائل کو حل کرنا مرکز کا کام ہے اس میں بطور ایک تربیتی تنظیم کے کسی تنظیم کو دخل دینا نہ صرف غیر مناسب ہے بلکہ جماعتی ڈسپلن کی خلاف ورزی ہے اور ایسا کرنے والا جماعت اور سلسلہ کا ہرگز خیرخواہ نہیں بلکہ بالفعل مخالف ہے۔ خواہ وہ اپنے خیال میں اپنے آپ کو صداقت پر ہی کیوں نہ سمجھتا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ اطاعت ہی ایک نظام کا رشتۂ شیرازہ بند ہوتا ہے چنانچہ ہر نظام میں اس کو اوّلیں اہمیّت دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ ضرب المثل بن چکی ہے کہ حکم کی تعمیل ادب سے بہتر ہے اس لئے کہ اطاعت کے اصول سے ذرا سا انحراف بھی جماعتی نظام کے لئے اتنا ہی خطرناک ہوتا ہے جتنا ایک ننھا سا سوراخ کشتی کے لئے ہوتا ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ کوئی رکن جماعت بغیر مرکزی اتھارٹی کی اجازت کے کوئی ایسی ذرا سی بھی آواز بلند نہ کرے جس سے کسی افسر بالا کی اطاعت کا جذبہ کسی کے دل میں کم ہو سکے اطاعت میں حق اور ناحق کا سوال ہی غیر متعلقہ ہے +

مریض اور تندرست میں فرق

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کی طرف متوجہ فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"جن کے دل میں مرض ہو ان کے پاس اگر کروڑوں روپیہ ہو تب بھی وہ کہیں گے کھانے کو کچھ نہیں چند ہے کہاں سے دیں لیکن مومن کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو بھی یہی کہے گا کہ بسم اللہ میں حاضر ہوں۔"

جو احباب ابھی تک تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل نہیں ہوئے وہ حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنا محاسبہ فرمائیں اور اللہ تعالےٰ سے توفیق چاہتے ہوئے اس صدقہ جاریہ میں حسب استطاعت اپنی قربانی پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اول)

محض زبان سے نحن انصار اللہ کا نعرہ لگا کر ہم انصار دین میں شامل نہیں ہو سکتے

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی نگاہ میں ہی نہیں بلکہ خدا کی نگاہ میں بھی انصار اللہ بنیں

یہ جبھی ممکن ہے کہ ہم دین کی خاطر قربانیاں پیش کرکے اور ہر ابتلاء و امتحان میں ثابت قدم رہ کر اپنے عمل سے انصار اللہ ہونے کا ثبوت دیں

مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور کے اجتماع سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

(مرتبہ قیادت اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لائلپور — محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پچھلے دنوں مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ محض زبان سے نحن انصار اللہ کا نعرہ لگا کر یہ سمجھنا کہ ہم انصار دین میں شامل ہیں۔ اپنے آپ کو مغالطہ دینے کے مترادف ہے آپ نے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی نگاہ میں ہی نہیں بلکہ خدا کی نگاہ میں بھی انصار اللہ بنیں۔ اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہم انصار اللہ اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک کہ ہم مسلسل قربانیاں پیش کرکے اور ابتلاؤں امتحانوں اور آزمائشوں میں ثابت قدم رہ کر اپنے عمل سے اپنے انصار اللہ ہونے کا ثبوت نہ دیں۔ آپ نے خبردار کرتے ہوئے انتباہ کے رنگ میں فرمایا کہ کسی کی ایک نگاہ انسان کو ولی نہیں بنا سکتی۔ اور نہ اسے انصار دین میں شامل کرکے خدا کا مقرب بنا سکتی ہے۔ تقرب الی اللہ کا حصول صرف اور صرف مجاہدات قربانیوں اور آزمائشوں میں پورا اترنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو شخص ان سے دامن بچا کر محض کسی کی ایک نگاہ سے ولی بننے کی آرزو رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اسے قربانیاں پیش کرکے نصرت دین کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ اس کی یہ خواہش اس ننھے منھے طفل معصوم کی امید موہوم سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ جو اپنی نادانی سے ہاتھ بڑھا کر چاند کو پکڑنا چاہتا ہے اور ناکام رہتا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ۲۵ جون ۱۹۶۵ء کو ضلع لائل پور کی مجالس انصار اللہ کے اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے۔ یہ اجتماع اس روز نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ لائل پور (جو آجکل ایک وسیع منصوبے کے تحت تعمیر و توسیع کے مراحل میں سے گزر رہی ہے) میں منعقد ہوا جس میں شہر لائل پور کے علاوہ ضلع بھر کی مجالس کے انصار اللہ کے نمائندگان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجتماع میں شرکت کی غرض سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اس روز نماز جمعہ سے قبل ربوہ سے لائل پور تشریف لے گئے تھے۔ اس موقعہ پر مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے قائد عمومی، مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل قائد تربیت، مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح و ارشاد، مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے، مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب نائب قائد عمومی، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد، مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی اور مسعود احمد دہلوی قائد اشاعت بھی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے ہمراہ لائل پور گئے اور انہوں نے بھی اجتماع سے خطاب کرکے اہم علمی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

جمعہ کا بصیرت افروز خطبہ

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف ان سب احباب کی معیت میں ساڑھے بارہ بجے دوپہر کے بعد ربوہ سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہوکر پونے دو بجے کے قریب لائل پور پہونچے۔ دو بجے بعد دوپہر آپ نے مسجد احمدیہ لائل پور میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے جماعتی زندگی سے متعلق اسلام کے پُرحکمت احکام پر روشنی ڈالی اور علی الخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث

من قال هلك الناس
فهو اهلكهم

کی نہایت لطیف تشریح بیان فرمائی۔ اور جماعتی نظام کے نقطہ نگاہ سے اس کی بے اندازہ اہمیت کو بڑے دلنشین انداز میں واضح فرمایا۔

آپ نے بتایا کہ جماعتی اور قومی زندگی میں استحکام پیدا کرنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اگر کسی شخص کو جماعتی لحاظ سے کوئی خامی یا خرابی نظر آئے تو وہ اس کا عام چرچا نہ کرے بلکہ ان صاحب اختیار افراد تک جو اصلاح کے ذمہ دار ہیں اس کو پہنچا دے۔ جو شخص ذمہ دار افراد تک بات پہنچانے کی بجائے عوام میں نظام کے خلاف باتیں کرکے مایوسی اور بددلی پھیلاتا ہے۔ وہ اول تو خود گمراہ ہوتا ہے۔ اور پھر دوسروں کو بھی گمراہ کرکے انہیں روحانی لحاظ سے تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ لوگ جو پبلک طور پر نظام کے خلاف مایوسی پھیلانے والی باتیں کرتے ہیں اس حدیث کی رو سے وہ دراصل خود اس بات کے متمنی ہوتے ہیں کہ یہ نظام تباہ ہو جائے وہ عیب چینی کرکے اپنے ہی دل کی بھڑاس نکال رہے ہوتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ فی الواقعہ نظام کو کوئی خطرہ لاحق ہو یا اس میں کوئی خطرناک خرابی رونما ہو گئی ہو۔ خطرہ اگر لاحق ہوتا ہے۔ تو خود ایسے لوگوں سے ہی لاحق ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ کبھی پبلک طور پر ایسی مزعومہ خرابیوں کا تذکرہ نہ کریں بلکہ صحیح اسلامی طریق کے مطابق ایسی باتوں کو ذمہ دار افراد کے نوٹس میں لا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔

اس حدیث کی تشریح میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر اور خطبات کے نہایت بصیرت افروز اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔ اور احباب کو اس بارے میں خاص احتیاط سے کام لینے اور ایسے لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھرنے کی تلقین فرمائی۔

(محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اس بصیرت افروز خطبہ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا انشاء اللہ)

اجتماع کی مختصر روداد

نماز جمعہ کے بعد نماز عصر بھی ساتھ ہی ملا کر باجماعت ادا کی گئی۔ جس کے بعد پروگرام کے مطابق ٹھیک ۳ بجے سہ پہر اجتماع کی کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ مقیم لائل پور نے کی۔ ازاں بعد جملہ انصار اللہ نے کھڑے ہوکر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی اقتدا میں اپنا عہد دہرایا۔ بعدہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے نے "سمعاً و طاعةً" کے موضوع پر قرآن مجید کی بعض آیات کا درس دیا۔ اور اس کی تائید میں اطاعت کے موضوع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پیش کرکے ان کی تشریح بیان کی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب نائب قائد عمومی نے اطاعت کے موضوع پر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا بلند مقام

آپ کے بعد مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارفع و اعلیٰ مقام پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات، ولادت سے بھی قبل دی ہوئی آسمانی بشارات۔ خدائی حکم کے ماتحت خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے واضح اعلانات اور متعدد بزرگان سلسلہ کے تائیدی رؤیا و کشوف سے ثابت کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ المصلح موعود اور موعود خلیفہ ہونے کی ہر دو حیثیتوں کے اعتبار سے عند اللہ روحانی طور پر بہت بلند مقام پر فائز ہیں۔ اور خلافت احمدیہ کے عمومی وعدہ کے تحت منصب خلافت پر فائز ہونے والے دیگر خلفاء کے بالمقابل آپ کو ایک

نہیں کئی نمایاں اور خصوصی امتیازات حاصل ہیں اِسی لئے ان کے مرتبہ و مقام سے آپکا مرتبہ و مقام زیادہ بلند و بالا اور ارفع و اعلےٰ ہے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ کی خلافت کا مقام خلافت اور ماموریت کے درمیان کا مقام ہے۔ حضور بے شک نبی اور مامور نہیں ہیں لیکن حضور نبوّت کے قدموں پر اور اس کی جگہ پر کھڑے ہیں۔ حضور کی آواز خدا تعالیٰ کی آواز ہے۔

خلافت کے ساتھ وابستگی کی اہمیّت

بعدہٗ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے خلافت کی عظیم الشان برکات اور اس کے ساتھ وابستگی کی نوعیت اور اس کی بے اندازہ اہمیّت پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ خلیفہ نبی کا جانشین ہوتا ہے اور جماعت مومنین کو ایک ہاتھ پر جمع رکھ کر اُس مقصدِ عظیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے جس کے پیشِ نظر نبی کی بعثت ظہور میں آتی ہے۔ چونکہ اسے بھی خدا ہی مقرر کرتا ہے اسلئے اسے خدا تعالےٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اس کی رہنمائی میں جماعت منزل بمنزل ترقی کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنے نصب العین کو پالیتی ہے۔ سچّے مومنوں کے دل جسطرح نبی کے ساتھ پیوند رکھتے ہیں اور جس طرح محبت و عشق کے رنگ میں رنگین ہو کر وہ نبی کی اطاعت بجا لاتے ہیں خلیفہ کے ساتھ بھی بالکل اسی طرح ان کے دل پیوند رکھتے ہیں اور محبت و عشق کے رنگ میں رنگین ہو کر وہ اس کی اطاعت بھی اسی طرح بجا لاتے ہیں۔ اِسی لئے خلیفہ کے ساتھ دلی وابستگی سچے مومنوں کا شعار ہوتا ہے یہ دلی وابستگی فطری تقاضا کے رنگ میں ہوتی ہے اس کے لئے کسی خارجی تحریک کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ اِسکی وجہ یہ ہے کہ جس طرح نبی اپنے متبعین کا روحانی باپ ہوتا ہے اور متبعین اس کے لئے بمنزلۂ اولاد کے ہوتے ہیں اسی طرح نبی کا جانشین یعنی خلیفہ بھی مومنین حقہ کا روحانی باپ ہوتا ہے اور اس کے لئے بھی وہ بمنزلۂ اولاد کے ہی ہوتے ہیں۔ ابوّت اور ابنیت کا یہ تعلق ہی وہ سرچشمہ ہے جس سے دلی وابستگی فطری تقاضہ کے رنگ میں از خود اُبل پڑتی ہے اور یہ اتنی مضبوط و مربوط اور مستحکم و غیر متزلزل ہوتی ہے کہ دنیوی رشتوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ایک بیٹا اپنے باپ سے محبت کرتا ہے اِس لئے نہیں کہ کوئی اسے کہتا ہے کہ دیکھ یہ تیرا باپ ہے تو اِس سے محبت کر بلکہ اس کی فطرت خود اندر سے پکارتی ہے اور اس پکار کے زیرِ اثر وہ بغیر کسی خارجی تحریک کے بے اختیار اپنے باپ سے محبت کرنے لگتا ہے اور تا حیات محبت کرتا ہی چلا جاتا ہے۔ اِسی طرح مومنین اپنے روحانی باپ یعنی خلیفہ سے محبت کرتے ہیں اور از خود ان کے درمیان دلی وابستگی کا کبھی نہ ٹوٹنے والا رشتہ معرضِ وجود میں آکر روز بروز مستحکم سے مستحکم تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم خلافت کے مقام کو پہچانیں دلی وابستگی لازمی نتیجہ کے طور پر از خود معرضِ وجود میں آئے بغیر نہ رہے گی۔

آخر میں محترم مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کی یہ بہت بڑی خوش نصیبی ہے کہ اسے اللہ تعالےٰ نے خلافت جیسی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہم گزشتہ ۵۶ سال سے اس کی عظیم الشان برکتوں سے فیضیاب ہوتے چلے آرہے ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم لئن شکرتم لازیدنکم کے تحت اس نعمت کی وہ قدر کریں جو قدر کرنیکا حق ہے تا خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب اِس نعمت کو لمبا کرتا چلا جائے اور کوئی زمانہ اور کوئی دور ایسا نہ آئے کہ ہم اس نعمت سے محروم ہوں۔ جتنی زیادہ ہم اِس نعمت کی قدر کریں گے اور خلافت کے مقام کا صحیح شعور اپنے اندر پیدا کریں گے خلافت کے ساتھ ہماری وابستگی طبعی تقاضہ کا رنگ اختیار کر کے اِس نعمت کو لمبا کئے جانے کا موجب بنتی چلی جائیگی۔

نظامِ سلسلہ کے احترام کی اہمیّت

ازاں بعد محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے نظامِ سلسلہ کے احترام اور اسکی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اس امر کو واضح فرماتے ہوئے کہ نظامِ سلسلہ سے کیا مُراد ہے فرمایا نظامِ سلسلہ کی بنیاد شرائطِ بیعت میں سے دسویں شرط پر ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:-

"دہم یہ کہ اِس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرارِ طاعت درمعروف باندھ کر اُس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقات اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔"

یہ عقدِ اخوت اور طاعت درمعروف کا عہد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء کے ساتھ باندھا جاتا ہے اور یہ ایسا اعلےٰ درجہ کا عہد ہے کہ اسکی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور تعلقات اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہیں پائی جاتی۔ بیعت کی یہ شرط غیر مبایعین کے ہاں ساقط ہو چکی ہے۔ ہم جو نظامِ خلافت کیساتھ وابستہ ہیں بفضلہ تعالیٰ اِس پر قائم ہیں اور اسی لئے قائم ہیں کہ ہم ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہیں۔ یہ ہمارا ایک ایسا امتیاز ہے جسے مخالفین بھی مانتے ہیں اور اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ پس ہمارے نظام کا سب سے بڑا حلقہ نظامِ خلافت کا حلقہ ہے۔ خلیفہ کا ہر حکم ہمارے لئے واجب التعمیل ہے اور ہم بفضلہ تعالیٰ گزشتہ ۵۶ سال سے اِس پر عمل پیرا ہیں۔ اس کے بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اطاعت کے تحت ہی نظامِ سلسلہ کا دوسرا بڑا حلقہ صدر انجمن احمدیہ کے نظام کا حلقہ ہے پھر اسکے بعد مقامی امارتیں ہیں جو اپنی جگہ نظامِ سلسلہ کے چھوٹے چھوٹے مختلف حلقوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اِن سب حلقوں کی بنیاد وہی عقدِ اخوت اور طاعت درمعروف کا عہد ہے جو شرائطِ بیعت کی دسویں شرط کے تحت ہم نے اِس شان سے باندھا ہے کہ جس کی نظیر دنیوی رشتوں تعلقات اور تمام خادمانہ حالتوں میں بھی نہیں پائی جاتی۔ اس نظام کا احترام یہی ہے کہ درجہ بدرجہ ہر حلقہ میں ہم یکساں طور پر اطاعت کا نمونہ دکھاتے چلے جائیں اور اطاعت سے سرمو انحراف نہ کریں۔ اِس نظام میں اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان برکتیں رکھی ہیں جنہیں ہم اوّل دن سے مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں یہ برکتیں اِس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ ہمارا یہ نظام خدا تعالےٰ کی تائید پر چل رہا ہے۔ کوئی شخص بھی دین کی خدمت بجا نہیں لاسکتا جب تک اسے اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل نہ ہو۔ اب جن کو بھی اِس نظام کے تحت خدمتِ دین کی توفیق مل رہی ہے وہ بذاتِ خود اِس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہیں اور ان پر خدا کی نظر ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو انہیں خدمتِ دین کی توفیق نہ ملتی۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم نظامِ سلسلہ کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہیں اور اس نظام کے ہر حلقہ میں اُن افراد کی پوری پوری اطاعت بجا لائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خدمتِ دین کے سلسلہ میں کوئی نہ کوئی ذمّہ داری سونپی ہے۔ یہی نظام کا احترام ہے اور اسی کے ساتھ تمام ترکتیں کامیابیاں اور کامرانیاں وابستہ ہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔

اتحاد و اتفاق کی اہمیّت

بعدہٗ مسعود احمد خان دہلوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی روشنی میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت پر تقریر کی جس میں (یہ بیان کر کے کہ ہم جو حضور علیہ السلام کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہیں یہ بات ہمارے فرائض منصبی میں شامل ہے کہ ہم اپنے عملی نمونے اور عظیم الشان تبلیغی جدوجہد کے ذریعے دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے سردھڑ کی بازی لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں) واضح کیا کہ ہمارا یہ فرضِ منصبی ادا نہیں ہوسکتا جبتک کہ ہم باہمی اتحاد و اتفاق کی دولت سے مالامال ہو کر بنیان مرصوص کی کیفیت اپنے اندر پیدا نہ کرلیں چنانچہ اسکے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف ملفوظات ایک خاص ترتیب کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

اس تقریر کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی نظم "تحریک دعائے خاص" جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتیابی کے لئے دعا کی خصوصی تحریک پر مشتمل ہے نہایت پُر درد لہجہ میں پڑھ کر سُنائی۔

حقیقی معنوں میں انصار اللہ بننے کا طریق

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے صدارتی تقریر ارشاد فرماتے ہوئے انصار کو نہایت گرانقیمت نصائح سے نوازا۔ آغاز کار آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت میں رفتارِ ترقی کی کیفیت پر روشنی ڈال کر احباب کو اِن ایام میں خصوصیت اور درد و الحاح کیساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی اور احباب کو یاد دلایا کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر کے بموجب حضور کی صحت دواؤں کیساتھ نہیں بلکہ دعاؤں کیساتھ وابستہ ہے۔

بعد ازاں انصار کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا ہم انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ انصار اللہ کی اصطلاح دو طرفی رشتہ پر دلالت کرتی ہے۔ ایک طرف تو یہ دو لفظ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایک ایسی جماعت موجود ہے جس کے افراد اپنے دلوں میں یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ محض للہ دین کی خدمت کا فریضہ ادا کریں۔ دوسری طرف انصار اللہ کی اصطلاح اِس امر کی بھی آئینہ دار ہوسکتی ہے کہ ایک ایسی جماعت موجود ہے جس کے افراد کا شعار ہی نصرتِ دین ہے اور جو خدمت بھی بجا لاکر وہ نصرتِ دین کا فریضہ ادا کر رہے ہیں وہ اللہ کے ہاں مقبول ہے یعنی اسے اللہ تعالیٰ کی سندِ قبولیت حاصل ہے۔

اب جہاں تک پہلے معنوں کی رو سے نصرتِ دین کی خواہش کا تعلق ہے حقیقی معنوں کی رو سے یہ انصار اللہ بننے کے لئے ہرگز کافی نہیں کیونکہ محض خواہش کے موجود ہونے سے کسی انعام کا استحقاق لازم نہیں آتا۔ مثال کے طور پر آٹھ نو ماہ کا طفلِ شیر خوار جب چاند کی طرف دیکھتا ہے تو اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے چنانچہ بسا اوقات اِس خواہش کے زیرِ اثر وہ چاند کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے لیکن اُس کی یہ خواہش اسے اِس قابل نہیں بناسکتی کہ فی الواقعہ وہ چاند کو پکڑ لے۔ چاند کو پکڑنے کی خواہش ویسے ہی امیدِ موہوم کا درجہ رکھتی ہے کیونکہ فی زمانہ سائنسدان بھی چاند تک پہنچنے کی جو کوششیں کر رہے ہیں ان پر بھی چاند کو پکڑنے کے سلسلہ میں طفلِ شیرخوار کی خواہش والی مثل صادق آتی ہے۔ اس لئے کہ اب تک وہ جس حد تک بھی خلا میں گئے ہیں اِس کرۂ ارض

پر زندگی برقرار رکھنے والے حالات کو اپنے ساتھ ہی لے کر گئے ہیں۔ ان حالات کی عدم موجودگی میں خلاء کے اندر چند سیکنڈ بھی ان کے لئے زندہ رہنا ممکن نہیں ہے۔ اس میدان میں حیرت انگیز ترقی کے باوجود انہیں ناکامی کا دھڑکا لگا ہوا ہے کہ وہ چاند تک پہنچ بھی پاتے ہیں یا نہیں۔ اس میں شک نہیں نصرت دین کی محض خواہش کا موجود ہونا انصاراللہ بننے کے لئے کافی نہیں اور یہ کہ نصرت دین کی محض خواہش چاند کو پکڑنے کے تعلق میں طفل شیر خوار کی خواہش سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتی بایں ہمہ یہ خواہش ایسی خواہش نہیں ہے۔ جس کے ساتھ ناکامی کا دھڑکا لگا ہوا ہو۔ اگر ہم چاہیں تو اپنی اس خواہش کو عملی جامہ پہنا کر ہم حقیقی معنوں میں انصاراللہ بن سکتے ہیں۔ اور اپنی نصرت دین کو اس معیار پر پہنچا سکتے ہیں کہ وہ خدا کے ہاں مقبول ٹھہرے۔ اسکے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ اگر ہم فی الواقعہ مجاہدہ کریں تو یقینی طور پر ہم نصرت دین کا فریضہ بجا لا کر انصاراللہ بن سکتے ہیں۔ مگر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم مجاہدہ نہ کریں اور محض خواہش کے بل پر انصار دین میں جا شامل ہوں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان قوت قدسی عطا فرمائی تھی۔ مکہ کے اطراف وجوانب سے لوگ آپؐ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے اور آپؐ کی قوت قدسی کے زیر اثر ان میں تبدیلی رونما ہو کر انہیں قبول حق پر آمادہ بھی کر دیتی تھی۔ اور وہ ایمان بھی لے آتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میری ایک نظر لوگوں کو ولایت کے مقام تک پہنچا دے گی۔ چونکہ روحانی ترقی بھی ہمیشہ تدریجی ہوتی ہے۔ اس لئے آپؐ نے ہمیشہ لوگوں سے یہی فرمایا کہ اگر روحانی طور پر ترقی کرنی چاہتے ہو تو مجاہدہ کرو قربانیوں اور آزمائشوں میں پورے اترو اس کے بغیر تم روحانی لحاظ سے کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ آزمائشوں اور امتحانوں میں پورا اترے بغیر روحانی مدارج نہیں ملتے چنانچہ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون (العنکبوت آیت ۳) یعنی کیا اس زمانہ کے لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کافی ہوگا اور وہ چھوڑ دیے جائیں گے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات (البقرہ آیت ۱۵۶) یعنی ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے۔ پس روحانی مدارج کے حصول کے لئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ یہ ابتلاء اور آزمائشیں اپنی ذات میں خود ایک انعام ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمیں بیدار رکھتے ہیں اور ان کی وجہ سے ہمیں مجاہدہ کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔

پس انصاراللہ بننے کے لئے صرف نصرت دین کی خواہش کافی نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم صرف اپنی نگاہ میں ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بھی انصاراللہ بنیں اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہم اس وقت تک انصاراللہ نہیں بن سکتے جب تک ہم مجاہدہ نہ کریں قربانیاں پیش کر کے اور مختلف قسم کے امتحانوں اور آزمائشوں میں سے گزر کر اپنا انصاراللہ ہونا اپنے عمل سے ثابت نہ کر دکھائیں۔ نحن انصاراللہ کا نعرہ لگانے والوں کا خدا ضرور امتحان لیتا ہے اور ان سے ضرور قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے جب وہ امتحانوں میں پورا اترتے ہیں اور قربانیاں پیش کر کے اپنے انصاراللہ ہونے کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں تب وہ اپنا فضل نازل فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاں فی الواقعہ تم انصاراللہ ہو۔ پس ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ انصاراللہ بننے کے لئے محض خواہش کافی نہیں بلکہ مجاہدہ ضروری ہے اور اگر ہم مجاہدہ نہیں کرتے اور محض خواہش کے بل پر ہی انصاراللہ بننا چاہتے ہیں تو ہماری مثال اس طفل شیر خوار کی سی ہے۔ جو ہاتھ بڑھا کر چاند کو پکڑنا چاہتا ہے اور پکڑ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی معنوں میں انصاراللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اپنی نگاہ میں ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بھی انصاراللہ بن جائیں۔

اس پر اثر خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے انصاراللہ سے ان کا عہد دہرایا اور پھر ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح مجالس انصاراللہ ضلع لائلپور کا یہ اجتماع نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر جچنے کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

مکرم شہزادہ محمد عثمان صاحب سیکرٹری وقف جدید جہلم کافی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے اور تمام پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (ناظم مال وقف جدید)

۲۔ میری والدہ ماجدہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ تمام بہنیں اور بھائی ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار فوزیہ میر بنت میر ظفر علی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب ناظم دارالافتاء ربوہ

سوال:۔ ملیشیا میں عموماً عورتیں ہر ہفتہ ریڈیو پر بڑے ترنم اور خوش الحانی سے باآواز بلند مصری طرز پر تلاوت قرآن کریم کرتی ہیں۔ جسے اکثر لوگ شوق سے سنتے ہیں۔ قرأت کے اکثر مقابلے بھی ہوتے ہیں کیا اسلامی معاشرہ اور تعلیم کے لحاظ سے یہ طریقہ درست ہے؟

جواب:۔ تلاوت قرآن کریم کا یہ انداز اور عورتوں کی طرف سے اس قسم کا اہتمام اسلامی ہدایات کے منافی اور ناپسندیدہ ہے۔ عورتیں اپنے مجمع یا جلسہ میں بلند آواز سے تلاوت قرآن کریم کر سکتی ہیں اور نظمیں بھی خوش الحانی سے پڑھ سکتی ہیں۔ لیکن مردوں کو سنانے کے لئے یا ملک بھر میں نشر کرنے کے لئے ریڈیو پر عورتوں کا قرآن کریم کی تلاوت کرنا درست نہیں۔ بزرگان دین نے اسے بھی تبرج الجاهلية خضوع النساء بالقول کے زمرہ میں شامل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو اس قسم کی دین نما بے دینی سے محفوظ رکھے اور اس سے بچنے کی توفیق دے آمین۔

سوال:۔ آج کل قریب المرگ بیماروں کو خون دینے کا رواج ہے۔ کیا اس طرح خون دینے سے رضاعت والی حرمت لازم نہیں آتی جبکہ خون دودھ کا خلاصہ ہوتا ہے؟

جواب:۔ ڈاکٹری رائے کے مطابق اس طرح دیا ہوا دوسرے کا خون جزو بدن نہیں بنتا اور اگر بنے بھی تو بھی ایسے نصوص میں قیاس نہیں چلتا۔ کیونکہ رضاعت صرف ایک خاص عمر اور خاص مقدار میں دودھ پینے سے ہی ثابت ہوگی۔ محض کسی کا خون پینے یا جسم میں داخل کرنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

سوال:۔ آجکل قریب الموت (بوقت نزع) یا مرے ہوئے انسان جسے مرے ہوئے پانچ دس منٹ ہو چکے ہوں کی آنکھ یا دیگر اعضا مثلاً گردے، بازو، جلد کا کچھ حصہ فوراً علیحدہ کر کے محفوظ کر لیا جاتا ہے اور بعد میں کسی اندھے لنگڑے وغیرہ محتاج شخص کے جسم سے ایسے طریق پر جوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ عضو زندہ ہو جاتا ہے۔ کیا اسلامی تعلیم کی رو سے یہ فعل جائز اور قابل استحسان ہے کیا یہ مثلہ کرنا اور لاش کی بے حرمتی کرنا نہیں؟

جواب:۔ اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل فیصلہ کے مطابق ہے:

"بعض لوگ وصیت کر جاتے ہیں کہ ان کی وفات پر ان کی نعش طبی تجربات کے لئے وقف ہوگی یا یہ کہ ان کا معدہ، دل، دماغ یا آنکھیں نکال لی جائیں اور طبی ریسرچ کیلئے استعمال کی جائیں۔ آجکل تو ایسے تجربات بھی ہو رہے ہیں کہ مرنے والے کی آنکھیں نکال کر محفوظ کر لی جاتی ہیں اور اندھوں کے فٹ کر دی جاتی ہیں یا جو نعش لاوارث ہوتی ہیں۔ وہ طبی ریسرچ کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہیں یا جو قدیم لاشیں دستیاب ہوتی ہیں انہیں طبی ریسرچ کے کام میں لایا جاتا ہے۔ مذکورۃ بیان کردہ سب صورتیں جائز ہیں۔ لیکن میت کا احترام اور ورثاء کی اجازت ضروری ہے۔ نیز موصی لہ کو اس کے متعلق کوئی قانونی حق نہ ہوگا"

سوال:۔ قرآن کریم میں ہے اذا حضر القسمة ... فارزقوهم منه کیا ورثاء کے علاوہ غیر وارث افراد کو، رشتہ داروں کو، مسکین وغیرہ کو بھی کچھ نقدی وغیرہ میت کے ترکہ میں سے دینا ضروری ہے؟

جواب:۔ ضروری ان معنوں میں ہے کہ دینے سے ثواب ملے گا اور ان کے محتاج ہونے کے باوجود اگر کچھ نہ دیا تو گناہ ہوگا۔ اور آخرت میں اللہ تعالیٰ بازپرس فرمائینگے تاہم ظاہری قانون کی کوئی گرفت اس پر نہیں ہے۔

سوال:۔ اگر ورثاء میں صرف ایک لڑکی ہو تو اس کو نصف ملے گا۔ اور باقی کس کو دیا جائیگا؟

جواب:۔ لڑکی یا لڑکیوں کو ان کا مقررہ حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے عصبات کو ملے گا۔ مثلاً اگر میت کا باپ ہے تو اسے ملے گا اگر باپ نہیں بھائی ہیں تو ان کو ملے گا لیکن اگر اس کے جدی رشتہ دار کوئی نہیں اور میت کی بہن بھی کوئی زندہ نہیں تو پھر بقیہ ترکہ بھی لڑکیوں کو ہی ملے گا۔ گویا سارا ترکہ لڑکیوں کو مل جائے گا۔

سوال:۔ مرد کا حصہ عورت سے دوگنا ہوتا ہے۔ لیکن ماں باپ دونوں کو مساوی کیوں ملتا ہے؟

جواب:۔ اولاد کی صورت میں میت کے ماں باپ میں مساوات کی وجہ یہ ہے کہ ان کا حصہ صرف علامتی ہے کیونکہ اصل ضرورت تو اب میت کی اولاد کو ہے جن کے سامنے ایک لمبا مستقبل ہے۔ اور انہیں اپنے اقتصادی استحکام کے لئے مالی سہارا چاہیئے

وصایا

ضروری نوٹ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتے رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۸۶۳ میں فضل نور زوجہ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن گوجرہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۳-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میری آمد کوئی نہیں۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے جو ابھی بذمہ خاوند ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشے مالیتی -/۹۷ روپے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فضل نور زوجہ سید محمد عبداللہ صاحب گوجرہ۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ شاہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۸۶۴ میں جتاب بی بی زوجہ عبدالعزیز قوم اداریں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۲۷۴/ گوکھووال ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی آمد نہیں حق مہر مبلغ پانچسو روپے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی دو تولے مالیتی -/۲۶۴ روپے انعام طلائی تین تولے -/۳۹۶ روپے پھول طلائی ۱½ تولے -/۱۹۸ روپے چوڑیاں طلائی ۱½ تولے -/۱۹۸ روپے کل -/۱۰۵۶ روپے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔

الامتہ۔ نشان انگوٹھہ جتاب بی بی

گواہ شد مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد۔ نشان انگوٹھہ عبدالعزیز خاوند موصیہ

مثل نمبر ۱۷۸۶۵ میں حنیفہ بیگم زوجہ فضل کریم صاحب قوم ادرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۳-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میری آمد اور کوئی نہیں حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔ کڑے طلائی وزنی ۳ تولے قیمتی -/۳۹۶ روپے ہار وزنی ۳ تولے قیمتی -/۳۹۶ روپے کانٹے وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۳۲ روپے انگوٹھی طلائی ½ تولہ -/۶۶ روپے کل -/۹۹۰ روپے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر ترکہ میرا ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

الامتہ۔ حنیفہ بیگم

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ فضل کریم خاوند موصیہ

مثل نمبر ۱۷۸۶۶ میں وسیم احمد خلیل ولد ملک سردار احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲ G-م بلاک نمبر ۳ پی۔ای۔سی۔ایچ۔ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۷-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں طالبعلم ہوں اور مبلغ/۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ اپنے بڑے بھائی کی طرف سے ملتا ہے۔ میں تاذیست اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد:۔ وسیم احمد خلیل۔

گواہ شد:۔ منیر احمد نواز

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد۔

مثل نمبر ۱۷۸۶۷ میں بشریٰ بنت چوہدری عبدالرحمٰن قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۷-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے طلائی بالیاں وزن تین ماشے طلائی ٹاپس وزنی ۳ ماشے طلائی انگوٹھی وزن ۴ ماشے کل وزن ۱۰ ماشے کل قیمت -/۱۰۸ روپے اسکے علاوہ میری اپنی جائیداد تو اس وقت کوئی نہیں۔ اور آمدنی صرف تنخواہ کی صورت میں ہے۔ جو اس وقت -/۲۷۸ روپے ماہوار ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد و آمد جو بھی ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ ۵-۷-۶۵ سے جاری کی جائے۔

الامتہ۔ بشریٰ بنت عبدالرحمٰن

مکان نمبر ۴/۲۱/۸ محلہ امرپورہ راولپنڈی شہر

گواہ شد:۔ رحیم بخش

سیکرٹری مال مرکزی

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور

انسپکٹر وصایا

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اکثر احباب دفتر ہذا کے ساتھ خط و کتابت کرتے ہوئے چٹ نمبر کا حوالہ نہیں دیتے۔ جس کی وجہ سے عمل درآمد کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں کہ دفتر ہذا کے ساتھ ہر قسم کی خط و کتابت کرتے ہوئے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ نیز اپنا پورا ایڈریس صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

(مینیجر الفضل)

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷-۶-۶۵ بروز اتوار مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے زچہ بچہ کی صحت و تندرستی والی لمبی زندگی اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خالد محمود شیخ چندر گپت سٹریٹ۔ گاندھی اسکوائر لاہور)

۲۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷-۶-۶۵ بروز اتوار پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ (خاکسار بشارت احمد بٹ)

۳۔ ۱۲ جون ۱۹۶۵ء کو اللہ تعالیٰ نے برادرم عبدالماجد صاحب انجینئر پاکستان ریفائنری کراچی کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود ملک عبدالمالک صاحب لاہور کا پوتا اور محترم ملک صفدر علی خان صاحب سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈ کراس کراچی کا نواسہ ہے احباب جماعت دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت سے لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (خاکسار عبدالمتین خان ۳۴ عبدالکریم روڈ لاہور)

درخواست دعا

میری اہلیہ کا پتہ کا اپریشن سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال میں ہوا تھا۔ اپریشن کامیاب تھا۔ لیکن اپریشن کی جگہ پر سوزش ہو گئی ہے۔ جس سے بہت تکلیف ہے۔ مکمل صحت کے لئے دعا فرمائی جاوے (رشید نذیر احمد موہن پورہ راولپنڈی)

دعائیہ فہرست ۲۹ رمضان المبارک

تحریک جدید کا چندہ برائے سال ۳۱/۲۱ — ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء گرامی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے گئے کی ساتویں قسط درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے بھی ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان مخلص کارکنوں کے لئے بھی جنہوں نے اس چندہ کی فراہمی کے لئے بالواسطہ یا بلاواسطہ حصہ لیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مکرم بشارت الرحمٰن صاحب کراچی	۱۰-۰۰
" محمود نواز خان صاحب "	۱۰-۰۰
" حمید اختر صاحب "	۱۰-۰۰
" عبدالحمید خان صاحب "	۱۰-۰۰
" منظور احمد صاحب شرما "	۱۵-۰۰
" ملک محمد ایوب صاحب "	۱۸-۰۰
محترمہ بیگم چوہدری شاہنواز صاحب "	۳۷۵-۰۰
" امۃ الہادی صاحبہ بنت "	۱۳۵-۰۰
" امۃ الحی صاحبہ "	۱۳۵-۰۰
مکرم چوہدری منیر احمد صاحب شاہنواز "	۴۲-۰۰
" محمد یعقوب صاحب تبسم "	۲۲-۰۰
" سید سخاوت علی شاہ صاحب "	۱۰۰-۰۰
" لطیف احمد صاحب شرما "	۱۰-۰۰
امۃ المنعم صاحبہ اہلیہ ناصر حمید محمود صاحب	۲۵-۰۰
آغا محمد عبداللہ صاحب تالپر "	۱۵-۰۰
چوہدری شاہنواز خان صاحب "	۳۱۵۰-۰۰
" محمد نواز صاحب ابن "	۲۶۰-۰۰
بشریٰ محمد نواز صاحبہ	۷۵-۰۰
چوہدری محمد خالد صاحب	۱۴۴-۰۰
" عابد نواز صاحب	۱۰-۰۰
محمد امجد ارشد صاحب	۱۰-۰۰
سلیمہ بیگم صاحبہ سلیمہ محبوب عالمی صاحب	۵۱-۰۰
نصیرہ انور صاحبہ بیگم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ	۱۵-۰۰
نصرت بیگم ملک منیر احمد صاحب کراچی	۱۵-۰۰
بیگم صاحبہ ملک فضل حق صاحب	۱۲-۰۰
نعیمہ بیگم صاحبہ	۱۰-۲۵
سیدہ خاتون صاحبہ	۱۰-۰۰
شاہدہ عبدالماجد صاحب	۱۰-۰۰
زبیدہ بیگم حکیم خلیل احمد صاحب	۱۰-۲۵
نسیم خدیجہ صاحبہ	۱۵-۰۰
حمیدہ اختر صاحبہ	۱۴-۰۰
ابوالقاسم خان صاحب تالپر	۲۰-۰۰
بیگم چوہدری سلطان احمد طاہر	۱۰-۵۰
چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر	۲۰-۵۰
بچگان "	۱۰-۰۰
اے ڈی ایم حق صاحب	۱۸۰-۰۰
محمد اشرف صاحب نسیم	۱۰-۰۰
سیدہ حسنات احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ	۶۰-۰۰
سید انور احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۳۶-۰۰
سید محمد حسین صاحب معہ اہل و عیال والدین	۴۰-۰۰
عبدالقادر صاحب کراچی	۹۰-۰۰
کبیر الدین احمد صدیقی "	۵۰-۰۰
محمود احمد صاحب مبشر	۲۳-۰۰
محمد ایوب محمود احمد مختار صاحب	۱۶-۰۰
عبدالکریم خان صاحب و عالم دین صاحب	۱۱-۷۵
محمود احمد صاحب بھٹی معہ اہل و عیال	۱۵۲-۰۰
سیٹھ عبدالکریم و محمد غیاث قریشی	۱۵-۰۰
سید رشید طارق صاحب	۱۰-۰۰
ماسٹر ظہور الدین صاحب	۷۶-۰۰
قریشی خلیل احمد صاحب	۱۱-۰۰
فوزیہ ایاز صاحبہ و سلمیٰ ایاز صاحبہ	۱۳-۰۰
الحاج احمد صاحب	۲۳-۰۰
چوہدری اقبال احمد صاحب عباس معہ اہل و عیال	۵۳-۵۰
بابو محمد یحییٰ صاحب	۱۵-۰۰
ودود احمد جلیل صاحب	۱۰-۰۰
محمد شریف صاحب	۱۹-۰۰
ناصر احمد صاحب قریشی	۶۵-۰۰
والدین و بچگان ناصر احمد صاحب قریشی	۱۵-۰۰
محمد اقبال صاحب قریشی	۴۰-۰۰
سید لقمان شاہ صاحب	۱۲-۰۰
امان اللہ صاحب منوگڑھ	۱۶-۰۰
خالد لطیف صاحب	۱۲-۵۰
ملک مبارک احمد صاحب معہ بیگم و بچگان و والدین و بزرگان	۶۰۱-۰۰
چوہدری محمد نعیم صاحب	۵۰-۰۰
سید سخاوت علی شاہ صاحب ڈگری سندھ	۱۰-۰۰
سعید احمد صاحب	۱۷-۰۰
ڈاکٹر محمد لطیف صاحب چغتائی	۱۴۷-۲۰
بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ "	۲۰-۰۰
بچگان	۲۰-۳۰
منصور احمد صاحب ابن ڈاکٹر جلال الدین صاحب	۱۲-۰۰
بابو اللہ داد خان صاحب	۲۲-۰۰
آمنہ بیگم صاحبہ ہادی علی خان صاحب کراچی	۱۰-۰۰
مولوی عبدالواحد خان صاحب	۵۲-۰۰
حفیظہ بیگم صاحبہ چوہدری فیض عالم صاحب معہ بچگان	۴۸-۰۰
میر نور احمد صاحب تالپور	۱۰۰-۰۰
منظور احمد صاحب شاہد	۱۴۰-۰۰
محمد عبداللہ صاحب مہر	۱۰-۰۰
قریشی محمد احمد صاحب	۳۱-۰۰

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال کا ایک انعامی امتحان منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو دس دس روپے ماہوار کے تعلیمی وظائف ایک سال کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ اس سال اس امتحان کے لئے حسب ذیل شرائط ہوں گی:۔

۱۔ اس امتحان میں صرف وہ اطفال شریک ہو سکیں گے جو اطفال الاحمدیہ کے چار میں امتحان یعنی ستارۂ اطفال (۱) ہلال اطفال (۲) قمر اطفال (۳) بدر اطفال پاس کر چکے ہوں۔

۲۔ ایک طفل یہ وظیفہ صرف ایک مرتبہ ہی حاصل کر سکے گا۔ وظیفہ حاصل نہ کر سکنے کی صورت میں دوبارہ امتحان میں شریک ہو سکے گا۔

۳۔ یہ امتحان ہر سال ماہ اگست کے آخری عشرہ میں ہوا کرے گا۔

۴۔ تین پرچہ جات میں کامیاب ہونے والے اطفال کو ان کی کامیابی کی اطلاع قائدِ مقامی کی وساطت سے دی جائے گی تا وہ تقریر اور انٹرویو کے لئے سالانہ اجتماع میں شامل ہو سکیں۔

اس امتحان کے لئے مستقل نصاب مقرر کر دیا گیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔	پہلا پرچہ۔ نماز باترجمہ۔ ترجمہ قرآن کریم پہلا پارہ بشمول اسماء الحسنیٰ (حفظ قرآن کریم آخری پندرہ سورتیں اس کا امتحان انٹرویو کے ہمراہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ہوگا)	۱۰۰ نمبر
۲۔	دوسرا پرچہ۔ کشتی نوح۔ سیرۃ سید الانبیاء از شیخ عبدالقادر مربی سلسلہ۔ سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	۱۰۰ نمبر
۳۔	تیسرا پرچہ۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ (ii) سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والی معلومات	۱۰۰ نمبر
۴۔	تقریر بموقع سالانہ اجتماع	۳۰ نمبر
۵۔	انٹرویو و حفظ قرآن کریم	۳۰ نمبر
۶۔	رپورٹ ناظم اطفال مقامی بوساطت مہتمم صاحب اطفال	۴۰ نمبر
	میزان	۴۰۰ نمبر

ناظمین کرام کوشش فرمائیں کہ ان کے حلقہ کے اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شامل ہوں۔ شامل ہونے والے اطفال کی تعداد سے جولائی کے آخر تک مطلع فرمائیں تا انہیں پرچے بھجوائے جا سکیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رشید احمد صاحب بٹ	کراچی	۷۱-۰۰
ٹھیکیدار عبدالحق صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ	ربوہ	۱۶-۵۰
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۳۴ ج ب لائلپور		۱۴-۰۰
صوبے خان صاحب "		۳۲-۰۰
ناظر حسین صاحب تحصیلدار "		۱۰-۰۰
طالب حسین صاحب "		۱۴-۰۰
مراتب علی صاحب "		۱۵-۰۰
سید محمد اشرف صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۰-۰۰
چوہدری فضل محمد صاحب "		۱۰-۰۰
حاجی نذیر احمد صاحب "		۱۰-۰۰
محمد سعید احمد صاحب		۱۰-۰۰
ماسٹر عبدالعزیز صاحب صدر جماعت چک ۲۴۵ ای بی منٹگمری		۱۰-۰۰
امۃ العزیز صاحبہ "		۱۰-۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب "		۱۰-۰۰
محمد طفیل صاحب "		۱۰-۰۰
زینب بی بی صاحبہ		۱۰-۰۰
چوہدری عبدالغفار صاحب چک ۲۴۵ ای بی منٹگمری		۱۰-۰۰
غلام حسین صاحب طالب "		۱۲-۰۰
عزیز الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "		۲۰-۰۰
محمد لطیف صاحب "		۱۰۰-۰۰
محمد کریم صاحب "		۱۰۰-۰۰
ملک عبدالرحمٰن صاحب		۱۰-۰۰
محمد عبداللہ صاحب عربی ٹیچر		۱۴-۰۰
محمد بی بی صاحبہ		۱۰-۰۰

ضروری اعلان

ماہ مئی ۱۹۶۵ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔

براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم دس جولائی ۱۹۶۵ء تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل بند کر دے گا۔

(مینیجر الفضل)

صرف مونہہ سے اپنے آپکو مومن کہنا نجات کا مستحق نہیں بنا سکتا

اگر نجات چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل کرو اور پوری پوری اطاعت بجا لاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی آیت یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کآفۃ ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو مبین ۵ (البقرہ ۲۰۹) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومنو! تم سارے کے سارے پورے طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ اور اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر کامل طور پر رکھ لو۔ یا اے مسلمانو تم اطاعت اور فرمانبرداری کی ساری راہیں اختیار کرو اور کوئی بھی حکم ترک نہ کرو۔ اس آیت میں کآفۃ الذین اٰمنوا کا بھی حال ہو سکتا ہے۔ اور السلم کا بھی۔ پہلی صورت میں اس کے یہ معنی ہیں کہ تم سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ یعنی تمہارا کوئی فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اطاعت اور فرمانبرداری کے مقام پر کھڑا نہ ہو یا جس میں بغاوت اور نشوز کے آثار پائے جاتے ہوں۔ دوسری صورت میں اس کے یہ معنے ہیں کہ تم پورے کا پورا اسلام قبول کرو یعنی اس کا کوئی حکم ایسا نہ ہو جس پر تمہارا عمل نہ ہو یہ قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ ہر مومن سے چاہتا ہے کہ انسان اپنی تمام آرزوؤں تمام خواہشوں اور تمام امنگوں کو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر دے۔ اور ایسا نہ کرے جو اپنی مرضی ہو وہ تو کرلے اور جو نہ ہو وہ نہ کرے۔ یعنی اگر شریعت اس کو حق دلاتی ہو تو کہے میں شریعت پر چلتا ہوں اور اسی کے ماتحت فیصلہ ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر شریعت اس سے کچھ دلوائے اور ملکی قانون نہ دلوائے تو کہے کہ ملکی قانون کی رو سے فیصلہ ہونا چاہیئے۔ یہ طریق حقیقی ایمان کے بالکل منافی ہے۔ چونکہ پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ مسلمانوں میں بعض ایسے کمزور لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو قومی ترقی اور رفاہیت کے دور میں فتنہ و فساد پر اتر آتے ہیں۔ اور وہ بھول جاتے ہیں کہ ہماری پہلی حالت کیا تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں کیا کچھ عطا کر دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت فرماتا ہے کہ بے شک تم مومن کہلاتے ہو مگر تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف منہ سے اپنے آپ کو مومن کہنا تمہیں نجات کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ تم اگر نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ اول ہر قسم کی منافقت اور بے ایمانی کو اپنے اندر سے دور کرنے کی کوشش کرو اور قوم کے ہر فرد کو ایمان اور اطاعت کی مضبوط چٹان پر قائم کر دو۔ دوم صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش نہ ہو جاؤ بلکہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل بجا لاؤ اور صفاتِ الٰہیہ کا کامل مظہر بننے کی کوشش کرو۔

پھر فرماتا ہے ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو مبین تم شیطان کے پیچھے نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اس آیت میں خطوٰت کا لفظ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے کہ شیطان ہمیشہ قدم بقدم انسان کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے وہ کبھی یکدم کسی انسان کو بڑے گناہ کی تحریک نہیں کرتا بلکہ اسے بدی کی طرف صرف ایک قدم اٹھانے کی رغبت دیتا ہے اور جب وہ ایک قدم اٹھا لیتا ہے تو پھر دوسرا قدم اٹھانے کی تحریک کرتا ہے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ اور قدم بقدم اسے بڑے گناہوں میں ملوث کر دیتا ہے پس فرماتا ہے ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تمہارا صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش ہو جانا اور باقی احکام کو نظر انداز کر کے سمجھ لینا کہ تم سچے مسلمان ہو ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ اگر تم اسی طرح احکام الٰہیہ کو نظر انداز کرتے رہے تو رفتہ رفتہ جن احکام پر تمہارا اب عمل ہے، ان احکام پر بھی تمہارا عمل جاتا رہے گا۔

پس اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہو۔ اور شیطانی وساوس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرو۔"

(تفسیر سورۂ بقرہ صفحہ ۴۵۶ و ۴۵۷)

ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے ربوہ میں کمیونٹی ہال کی تعمیر کا آغاز

سنگِ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے رکھا

ربوہ ۳ جولائی۔ کل شام یہاں ایک خصوصی تقریب میں ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے کمیونٹی ہال کی تعمیر کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا سے ہوا۔ محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے سنگِ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا جس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں ٹاؤن کمیٹی کے ممبران کے علاوہ جملہ مہمان شریک ہوئے۔ کمیونٹی ہال فضل عمر ہسپتال سے جلسہ گاہ جانے والی سڑک پر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل پہاڑی کے دامن میں لب سڑک تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس کی تعمیر پر ۳۰ ہزار روپے خرچ ہوں گے۔ اگرچہ اس کی تعمیر کے سلسلہ میں ابتدائی کام اور دیگر انتظامات ایک عرصہ سے شروع ہو چکے تھے۔ تاہم تعمیر کام کا باقاعدہ افتتاح کل عمل میں آیا۔

سنگِ بنیاد کی تقریب ۶½ بجے شام عمل میں آئی۔ سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے اپنے دست مبارک سے بنیاد میں ایک اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے محترم جناب ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی، محترم جناب حاجی محمد فاضل صاحب، محترم میاں محمد لوٹا خان صاحب مؤذن، محترم ملک غلام نبی صاحب اور محترم خواجہ عبد القیوم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے بھی ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی۔ بعد ازاں محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی اور دیگر ممبران ٹاؤن کمیٹی نے باری باری بنیاد میں اینٹیں رکھیں آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں تقریب کی بقیہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔ بعدہ محترم چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی نے ٹاؤن کمیٹی کی گزشتہ پانچ سالہ کارگزاری کا مختصر خاکہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے خصوصیت سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کمیٹی کے بجٹ میں تقریباً ایک لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ سال ۶۱-۱۹۶۰ء میں کمیٹی کے بجٹ کی مجموعی رقم ۴۸،۴۸،۴۸۴ روپے تھی۔ جبکہ ۶۶-۱۹۶۵ء کے مجوزہ بجٹ کی میزان ۱۵،۰۲،۱۱۰ روپے ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حکومت کی طرف سے موصولہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق ربوہ میں واٹر سپلائی کا منصوبہ انشاء اللہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء تک تکمیل پذیر ہوگا۔

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ٹاؤن کمیٹی کی اہمیت نیز شہریوں کے فرائض اور ممبران ٹاؤن کمیٹی (سٹی فادرز) کی ذمہ داریوں پر نہایت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ جہاں شہریوں کا فرض ہے کہ وہ قوانین کی پوری پوری پابندی کریں اور صحت و صفائی کا اپنے طور پر بھی خیال رکھ کر کمیٹی کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا کریں۔ وہاں ممبران ٹاؤن کمیٹی کا فرض ہے کہ وہ شہریوں کی ضرورتوں کو حتی الامکان پورا کرنے میں کسر نہ اٹھا رکھیں اور جب وسائل کے موجود نہ ہونے کی صورت میں کسی ضرورت کو پورا کرنا ان کے بس میں نہ ہو۔ تو بھی وہ حسن اخلاق اور علی الخصوص میٹھی زبان سے کام لینے میں بخل سے کام نہ لیں۔ تا باہمی ہمدردی اور ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھنے اور انہیں حتی المقدور دور کرنے کا جذبہ ترقی کرے۔ اور اس طرح ایک صحت مند معاشرہ کی تشکیل پر منتج ہو۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کمیونٹی ہال کی تعمیر کو بابرکت فرمائے اور اسے اس رنگ میں اپنے فضلوں سے نوازے کہ ہمدردی، رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے چشمے اس سے جاری ہو کر باشندگان شہر کے دلوں کی شادابی کا موجب ہوں۔ آمین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴